''رسول ﷺ کا سفارش کرنا اللہ کو پسند ہے''

قرآن آسان (۲۰۱۹) کورس میں آپ سب کو خوش آمدید کہا جاتا ہے دل کی گہرائیوں سے مبارکباد ہے کہ اللہ تعالی نے ہم سب کو اپنے قرآن کے ساتھ یہ چالیس دن کا حسین موقع عطا فرمایا صحت کے ساتھ عافیت کے ساتھ ہمیں یہ توفیق نصیب ہوئی کے ہم یہاں چلتے ہوئے آئے اور ہمیں بیٹھنے کی توفیق ملی بہت سارے لوگ اس وقت ہسپتالوں میں، جیلوں میں اور زندگی کی ایسی ایسی مصروفیات میں، سفر میں، گھروں میں، سڑکوں پہ، جگہ جگہ زمین کے مختلف حصوں پہ لوگ جو بھی کر رہے ہیں لیکن میں اور آپ اس پہ اپنی خوش نصیبی پہ ناز کریں کہ ہم وہ کام کر رہے ہیں جو اس کائنات کا سب سے بڑا کام ہے قرآن سمجھنا قرآن پڑھنا، قرآن کو گہرائی سے جاننا یہ اس کائنات کا سب سے عظیم کام ہے جس عظیم کام کے لیے سب سے عظیم ہستی اتاری گئی آقاؐ اسی کام کے لیے تشریف لائے تھے کہ اللہ کا آخری کلام آپ نے سمجھانا تھا بتانا تھا قرآن آسان کورس کا یہ حسین موقع جو ہے وہ آج اپنے پہلے موضوع میں داخل ہو رہا ہے اور ہمارا یہ پہلا موضوع جو ہے وہ ہم سب کے لیے بہار کے موسم جیسا ہے اور ہم سب پورا سال اس موضوع کا انتظار کرتے ہیں کہ ہمیں یہ سعادت ملے کہ قرآن سے حضورؐ کی شان پڑھی جائے آقاؐ کی محبت کی آیتیں اور حضورؐ کے پیار کی گفتگو جو قرآن کرتا ہے دنیا کا کوئی عالم نہیں کر سکتا دنیا کا بڑے سے بڑا مقرر، کوئی بڑے سے بڑا خطیب اس درجے پہ نہیں جا سکتا جس پہ قرآن حضورؐ کی شان کو بیان کرتا ہے تو یہ ہم جیسوں نکموں کے لیے یہ کتنی بڑی خوشی کی بات ہے کہ ہم اپنے آقا کی تعریف کریں اپنے الفاظ سے نہیں قرآن سے۔ قرآن سے جب ان کی تعریف ہوگی تو وہ کسی صورت بھی رد نہیں ہو سکتی میں اور آپ شائد ایسا لفظ بول دے گے جو حضورؐ کی شان کریمہ سے ہٹا ہوا ہو گا لیکن قرآن وہی کہتا جو حضورؐ ہیں ''(سبحان اللہ)'' جو آقا ہیں وہی قرآن بیان کرتا تو اس لیے سہارا لیا جاتا قرآن کی آیتوں کا اور ہم اس پر اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ ہم اپنے امتی ہونے کا کچھ تو حق ادا کرتے ہیں ہم اپنے امتی ہونے کا کچھ تو حق ادا کریں کہ اے اللہ کے رسول ہم نے قرآن سے آپ کی تعریف بیان کی ہے اللہ نے تو کر ہی دی قیامت تک کے لیے کر دی کوئی نا بھی کرے اللہ نے تو کر دی کسی کو ضرورت بھی نہیں ہے کوئی جتنا بھی بولے گا کم ہے۔

؎ زندگیاں ختم ہوئی اور قلم ٹوٹ گئے   تیرے اوصاف کا اک باب بھی پورا نہ ہوا

یہاں تو قلم گھس چکے ہیں یہاں تو زندگیاں ختم ہو چکی ہیں لیکن آقا کی نعت ختم نہیں ہو سکی حضورؐ کی تعریف کا کوئی کنارا نہیں ہے ''اللہ اکبر''۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ الشیخ احمد فاروقی سرہندی: آپ اک جملہ کہہ کے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہیں میرا بھی وجدان میری بھی کیفیت وہی ہے جو ہمارے شیخ کی ہے ہمارے مجدد پاکؒ کی ہے آپ ارشاد فرماتے ہیں

''اے اللہ میں تجھے اس لیے مانتا ہوں کہ تو محمدؐ کا رب ہے اور میں نہیں مانتا، تو محمدؐ کا رب ہے تو میں بھی تجھے مانتا ہوں''

تو بزرگوں نے محبتوں کے ایسے ایسے انداز حضورؐ کے لیے بیان کیے تو آج وہ موضوع شروع ہونے لگا اور ایک ایسا موضوع جو دلوں کی ٹھنڈک ہے جو آنکھوں کا سکون ہے جو روحوں کا چین ہے جب زبان پہ آپ کی تعریف آتی ہے تو مومن کا دل کھل اٹھتا ہے اور اس کو مزید جو ہے اللہ اس کو اپنی معرفت دیتا ہے بیشمار برکتیں دیتا ہے بیشمار رحمتیں دیتا ہے کیونکہ اس نے اس کے محبوب کی تعریف کی ہے تو لہذا یہ موضوع بہت دھیان سے سمجھنے والا ہے، بہت ساری اس کے اندر گفتگوں ہیں آپ کی شان کی بہت اعلی باتیں ہیں جو ہماری ذہنیں سوچیں بڑی چھوٹی ہیں اس پہ جتنا بھی کھولیں گے قرآن کے اس درجے پر جانا ممکن نہیں ہے کوشش پوری ہو گی جہاں تک اللہ نے ہمیں علم دیا سوچ دی، معرفت دی ہم ضرور اس کو کھولے گے۔ آیئے آج آپ کے پاس نوٹس موجود ہیں اور اس پر ذرا دھیان کیجئے کیونکہ قرآن کے الفاظ کو دیکھنا بھی عبادت ہے۔

(سورۃ منافقون آیت نمبر: ۵،۶)

وَاِذَاقِيۡلَ لَهُمۡ تَعَالَوۡيَسۡتَغۡفِرۡلَكُمۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ لَوَّوۡارُءُ وۡسَهُمۡ وَرَاَيۡتَهُمۡ يَصُدُّوۡنَ وَهُمۡ مُّسۡتَكۡبِرُوۡنَ ۰ سَوَآءٌ عَلَيۡهِمۡ اَسۡتَغۡفَرۡتَ لَهُمۡ اَمۡ لَمۡ تَسۡتَغۡفِرۡ لَهُمۡ ؕ لَنۡ يَّغۡفِرَ اللّٰهُ لَهُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الۡفٰسِقِيۡنَ ۰

ترجمہ:

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آ ؤ رسول اللہ ﷺ تمہارے لئے معافی چاہیں تو اپنے سر گھماتے ہیں اور تم انہیں دیکھو کہ غور کرتے ہوئے منہ پھیر لیتے ہیں۔ان پر برابر تم ان کی معافی چاہو یا نہ چاہو اللہ انہیں ہرگز نہ بخشے گا بےشک اللہ فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

(سورۃ المنٰفقون: آیت نمبر 6-5)

☆ایک تو پہلی بات یہ کہ اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ **اللہ کی بارگاہ میں اس شخص کی مغفرت ضرور ہوجاتی ہے جس کے لیے حضور خود طلبِ مغفرت کریں** آقا جس کے لیے طلبِ مغفرت کریں وہ ضرور بخشا جائے گا اور جو حضور کے دربار سے وابستہ نہیں ہیں اور آقا ﷺ کی جو آپ کے دربار کی برکت ہے جو اس سے وابستہ نا ہو اس کے لیے بخشش کا سوال ہی پیدہ نہیں ہوتا۔اللہ فرما رہا اے نبی ﷺ آپ مانگے یا نا مانگے مغفرت میں انہیں معاف نہیں کرنے والا جو تیرے دربار سے دور ہیں جو تیری محبت سے دور ہیں جن کا تیرے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے مجھے آپ مغفرت مانگے گے بھی تو بھی میں ان کے لیے نہیں دوں گا اس لیے کہ یہ آپ کے دربار کی محبت نہیں رکھتے آپ کے دربار سے پیار نہیں ہے بڑی واضح آیت ہے دونوں آیات کا معنی و مفہوم بڑا واضح ہے اگر اس کو یوں کہا جائے کہ کوئی میٹرک کا طالب علم اسے پڑھے تو اس کو سمجھ آ رہی ہے کہ اللہ فرما رہا ہے کہ اگر آپ کے دربار سے تعلق نہیں ہے تو بیشک آپ بھی ان کے لیے مانگے مغفرت میں نہیں دوں گا (اللہ) تو اس آیت کو کیوں نازل کیا گیا اور ایسا کیوں ہوا کہ اس قدر بڑا جملہ اتارا گیا۔

آقا ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو اس سے پہلے یہاں عبداللہ بن ابی اور دیگر لوگ بھی موجود تھے تو **عبداللہ بن ابی جو ہے اس کے حوالے سے یہ بات اس وقت گردش کر رہی تھی کہ یہ مدینے کا سردار بننے والا ہے** یسرب کی حکمرانی اس کو ملنے والی تھی بلکہ جو تاج تھا وہ بھی زرگر کے پاس تیار ہو رہا تھا اور یہ عبداللہ بن ابی جو ہے بڑا خوش تھا کہ کچھ ہی دنوں بعد یسرب کی سرداری میرے سر پر ہوگی تو بیعت عقبہ اولی ہوئی لوگ مکہ پہنچے اور آقا ﷺ سے اسلام کی سعادت حاصل کی واپس آئے تو اس کو علم ہوا کہ کچھ؛ لوگ آ کے مکہ سے تو نئے دین کی تعلیم دے رہے ہیں لیکن چونکہ تعداد کم تھی تو اس کو زیادہ تکلیف نہ ہوئی جب بیعت عقبہ ثانی ہوئی جس میں ستر کے قریب لوگوں نے آقا ﷺ کی بارگاہ میں حاضری دی مکہ میں اور اسلام قبول کیا اور یہ لوگ جب واپس آئے تو بڑی تیزی کے ساتھ مدینہ میں یسرب میں اسلام کی تبلیغ ہونے لگی ساتھ حضرت مصائب بن ابن عمیرؓ کو بھی بھیج دیا گیا اور یہ جو ہے وہ لوگ بڑی تیزی سے اسلام کو مدینہ میں پھیلانے لگے اب سے جب یہ پتہ چلا کہ یہ تو معاملہ الٹ ہو گیا ہے یہاں تو ایک نیا سردار آ رہا ہے پورا یسرب اس کے پیچھے لگنے والا ہے اور میری سرداری جا رہی ہے تو اسے بڑی تکلیف ہوئی کہ میرے ہاتھ سے یہ حکومت چھن رہی ہے تو خیر احضو ﷺ مدینہ آ گئے جب مدینہ آئے تو مدینہ سارا پہلے ہی آپ کی محبت میں ڈوبا ہوا تھا (اللہ) یہاں آ کے آقا کو محنت کرنے کی ضرورت نہیں پڑی کیونکہ پہلے ہی مصائب بن ابن عمیرؓ نے اور دیگر صحابہ نے مدینہ نورونور فرمایا ہوا تھا لہذا آقا ﷺ جب آئے تو

(طلع البدر علینا۔وجب اشکر و علینا)

کے الفاظ جو ہیں پہلے سے ہی آپ کے کانوں نے سماعت کر لیے،اور مدینے کی بچیاں اور عورتیں،مرد سب آقا کے انتظار میں تھے تو یو یہ سرداری جو ہے یہ اس کے ہاتھ سے نکل گئی اسے نظر آ گیا کہ اب جو ہے میں کچھ بھی نہیں کروں گا میں اب مکہ اور مدینہ کے حوالے سے سرداری نہیں لے سکتا لیکن چونکہ یہ بڑا سخت منافق آدمی تھا تو اس نے اپنا ارادہ بدلہ اور اس

نے مسلمانوں کے اندر شامل ہونے کا ارادہ کر لیا نمازیں بھی پڑھنے لگا کلمہ بھی پڑھ لیا زکوۃ بھی دینے لگا یہ سارا کچھ اس نے شروع کر دیا لیکن دل سے یہ مسلمانوں کے سخت خلاف تھا مسلمانوں میں مسلمانوں کی جڑیں کاٹنے میں اس سے بڑا کوئی شخص نہیں تھا وہاں مکے میں تو کھلا معاملہ تھا نہ جی وہاں پہ تو کھلے کافر تھے سامنے، اور کفار سامنے ہوتے تھے پتہ تھا یہ کافر آدمی ہے اور دشمن آدمی ہے یہاں حال اور ہے یہاں کلمہ بھی پڑھتے ہیں نماز بھی پڑھتے ہیں اور ساتھ مسلمانوں کی جڑیں بھی کاٹتے ہیں یہاں بات اور تھی حضورﷺ کو یقیناً اس کی باطنی حالت کا علم تھا لیکن آپﷺ کی یہ عادت مبارکہ تھی کہ آپ کسی بھی بات کو خود شروع نہیں کرتے تھے اور آپ نے کبھی بھی اسے منع نہیں کیا تھا کئی موقوع پہ اس کی منافقت کھل کے سامنے آئی لیکن آقاﷺ **نے پھر بھی صبر فرمایا غزوہ بدر میں اس کا بہت بڑا اظہار ہوا اور جو ہے وہ اسی طرح غزوہ احد میں اظہار ہوا** بہت سارے اور موقع آئے جن میں با قاعدہ اس کی منافقت کھل کے سامنے آ گئی اور یہاں تک کے ایک واقعہ پیش آیا جو اس آیت کی اصل بیگ گراؤنڈ ہے وہ واقعہ یہ ہوا کہ کسی جگہ سے مسلمان جو ہیں وہ واپس آ رہے تھے جنگ سے تو راستے میں جو ہے منافقین کے ساتھ کوئی معاملہ پیش آیا مسلمانوں نے کہاں کہ تم دل سے حضورﷺ کے ساتھ نہیں ہو، ہمیں تمہارا علم ہے جس دن تم قابو آ گئے نا تو ہماری تلواریں ہوگی اور تمہاری گردنیں ہوگی بات بڑھتی چلی گئی لڑائی زیادہ ہوگئی آقاﷺ کو علم ہوا آپ نے صلح کروادی درمیان میں یہ بات جو ہے عبداللہ بن ابی تک جب پہنچی تو اس کے ساتھی جو اس کے ساتھ منافقین لوگ تھے انہوں نے اس کو کہاں کہ تو اصل میں قصور وار ہے ہم نے تو تجھے سردار بنانا تھا تو ہمارے ساتھ چلے تو ہم ان سب کا خاتمہ کر سکتے ہیں تو اس نے ایک جملہ کہا تھا۔ **کہ مجھے مدینہ جانے دو وہاں سے جو عزت والا ہو گا وہ ذلیل کو باہر نکال دے گا" استغفر اللہ"**

جو عزت والا ہے وہ ذلیل کو نکال دے گا لہذا مجھے مدینہ جانے دو لہذا اپنے آپ کو عزت والا کہتا ہے اور حضورﷺ کے ساتھ جو صحابہ ہیں جو حضورﷺ ہیں انہیں (استغفر اللہ) ذلت والا کہتا ہے یہ بات جو ہے وہ صحابہ کے علم میں آئی آقا کو بتایا گیا کہ اس نے ایسے لفظ کہے ہیں تو آقاﷺ نے خاموشی اختیار کی حضرت عمرؓ برداشت نا کر سکے آپ نے فرمایا حضور میں تو نہیں چھوڑوں گا یہ تو ہی نہیں سکتا کہ ہمارے نبی کے ساتھ کوئی ایسی بات کر جائے آپ اصل عزت والے ہیں اللہ نے اصل عزت تو آپ کو دی ہے اصل عزت تو آپ کے پاس ہے ذلالت اس کی ہے لہذا میری تلوار فیصلہ کرے گی مجھے اجازت دے دے میں سر قلم کر کے لا کے آپ کے قدموں میں رکھتا ہوں لیکن آقاﷺ نے منع فرمایا آپﷺ نے فرمایا نہیں عمر لوگ کہے کہ کہ محمدﷺ اپنے ہی ساتھیوں کو قتل کر رہا ہے یہاں تک کہ یہ بات دیگر صحابہ تک بھی گئی حضرت عمرؓ فرمانے لگے اچھا حضورﷺ آپ اگر مجھے اجازت نہیں دیتے تو میں اب اس کو چھوڑ نہیں سکتا آپ یوں کرے کے آپ انصار صحابہ میں سے کسی کو بھیج دیں حضرت سعد بن عبادہ کو بھیج دے، حضرت مسلم بن بشیر کو بھیج دے اور بھی بڑے صحابہ ہیں جو انصار ہیں جو مدینے کے لوگ ہیں جب وہ کرے گے تو پھر تو نہیں کوئی اعتراض ہو گا لیکن میرے نبی کی عزت پہ کوئی بات ہو ہم برداشت نہیں کر سکتے ہمیں اجازت دی جائے لیکن آقاﷺ نے پھر منع فرمایا۔ آپ نے فرمایا نہیں ابھی یہ وقت نہیں ہے ابھی تم نے اس کو نہیں چھیرنا (اللہ) یہاں تک کے مل کے کچھ صحابہ جو ہیں اس کے پاس گئے انہوں نے کہا کہ جو تم نے جملے کہے ہیں کہ عزت والا جو ہے وہ زلیل کو نکال دے گا تو تمہں اندازہ نہیں ہے کہ تم کیا کہہ گئے ہو ابھی موقع ہے جاؤ نبی کی بارگاہ میں جا کے معافی مانگ لو طلبِ مغفرت کر لو اور حضورﷺ کے دربار میں جو چلا جائے گا اللہ اسے معاف کر دے گا اللہ نے اس کا قرآن میں وعدہ کیا ہوا ہے۔

تم اللہ کو پاؤ گے کہ وہ توبہ بھی قبول کرے گا اور رحمت بھی کر دے گا تو ہم نے وعدہ کیا ہوا ہے کہ اگر کوئی غلطی ہوگئی ہے کوتاہی ہوگئی ہے تو جاؤ نبی کے دربار میں معافی مانگ لو انہوں نے کہا کہ چونکہ قرآن کا بھی حکم ہے تو ابھی تمہارے پاس ابھی موقع ہے جاؤ جا کے معافی مانگ لو اب اس کا جواب سنیئے اور اس کے بعد اللہ نے یہ آیتیں اتاری جواب یہ تھا کہ دیکھو تم سب کے کہنے پہ میں نے کلمہ پڑھا، پڑھ لیا تم سب کے کہنے پہ میں نے نماز پڑھی، پڑھ لی، تم نے کہا ذکوۃ دو وہ بھی دی، اب تم لوگ یہ چاہتے ہو کہ میں محمد کو سجدہ بھی کروں (**استغفر اللہ**) تو میں یہ نہیں کر سکتا اس نے نہ میں جب سر ہلایا، ادھر سر ہلایا ادھر یہ آیتیں اتر آئی۔ اب یہ آیت پڑھو، جب انہیں کہا جاتا ہے کہ آؤ اللہ کے رسول تمہارے لیے مغفرت طلب کرے تو انکار سے اپنے سروں کو گھماتے ہیں اور تو انہیں دیکھے گا کہ یہ حاضری سے رک رہے ہیں تکبر کرتے ہوئے۔

ادھر سر ہلا ادھر جبریل اترے (سبحان اللہ) کتنا پیار ہے نبی کا اللہ کے ساتھ کتنی تیزی سے محبت کے اظہار ہوتے ہیں دونوں کے درمیان ابھی انکار میں سر ہلایا ہی ہے کہ جبریل آئے اور کہا کہ حضورﷺ یہ لیں اللہ فرما رہا ہے کہ جب ان سے کہا جاتا ہے یہاں کچھ لوگ گئے تھے کہنے۔ کہ آؤ نبیﷺ کے پاس آؤ مغفرت طلب کر لو تو انکار سے اپنے سروں کو گھماتے ہیں وہ انکار کا سر ہلنا بھی قرآن نے درج کر لیا کہ میرے نبی سے دور رہنے والوں ہم تمہاری کسی ادا کو چھوڑے گے نہیں، ہم کسی بھی ادا کو نہیں چھوڑے گے جو تم بے ادبی کی ادا اپناتے

ہو ہم اسے بھی لکھے گے انکار میں سر ہلایا اللہ نے قرآن میں لکھ لیا اور ساتھ کہا کہ تو انہیں دیکھے گا کہ یہ تیرے پاس حاضر ہونے سے کترا رہے ہیں ۔

حضور ﷺ کے دربار میں حاضری اور آقا کے بارگاہ کی، مدینہ شریف کی حاضری خاص طور پہ اور اس کے علاوہ جہاں جہاں حضور ﷺ کا ذکر ہو وہاں کی حاضری (سبحان اللہ)) یہ ساری ہی اس کے اندر آئے گی مدینہ شریف جانا تو خیر وہ تو بات ہی اور ہے نا اس کو آپ چھوڑ دے وہ تو ڈائریکٹ حضور ﷺ کی بارگاہ ہے نا اس کے علاوہ جہاں جہاں حضور ﷺ کا ذکر ہوگا، جہاں میلاد شریف ہوگا، جہاں جہاں نعت خوانی ہوگی، جہاں جہاں آقا ﷺ کے اوصاف بیان ہوگیا ور جہاں جہاں حضور ﷺ کے پیار کا محبت کا سیرت کا ذکر ہوگا وہ اسی آیت کے نیچے آئے گا۔

مفسرین نے فرمایا

کہ یہ آیت قیامت تک کے لیے آقا ﷺ کے درسوں کے لیے اللہ نے نازل فرمائی ہے صرف مدینہ جانا تو بڑی سعادت ہے بہت بڑی سعادت ہے (اللہ اکبر) تو ایسے لوگ بدنصیب ہیں کہ منافقین جو ہوتے ہیں اچھا وہ نماز بھی پڑھتا تھا اس نے خود کہا، کہا اس نے بو لیئے، اس نے کہا نماز بھی پڑھتا ہوں، کلمہ بھی پڑھتا ہوں ذکوۃ تم نے کہا وہ بھی میں نے دے دی اب تم کہتے ہو کہ محمد ﷺ کو سجدہ کروں یعنی اب مجھے حضور کی بارگاہ میں جھکانا چاہتے ہو تو یہ مجھ سے نہیں ہوگا تو چونکہ اس دور میں اس نے ایسا کہا اللہ جانتا تھا قیامت تک بہت سارے ایسے بدنصیب بے ادب اٹھے گے جو نماز روزے کا ریفرنس بنا کے، اپنی عبادتوں کے حوالے بنا کے حضور کے دربار کی حاضری کو معمولی خیال کریں گے نعت خانی کو معمولی سمجھے گے اور آقا ﷺ کے محبتوں کے ذکر کو کہے گے کہ نہیں اللہ کا ذکر کرو۔ تو قرآن ان سب کے لیے واضح ہے کہ اچھا اچھا اگر یہ معاملہ ہے تمہارا کہ میرے نبی کے دربار میں آنے کو یہ سمجھتے ہو کہ تمہارے لیے ہتک ہے تمہارے لیے یہ جو ہے وہ تم تکبر کا اظہار کرتے ہو کہ نبی کے پاس جانا میرے لیے ضروری نہیں ہے میں اللہ سے ڈائریکٹ رابطہ کرلوں

سَوَآءٌ عَلَيۡهِمۡ اَسۡتَغۡفَرۡتَ لَهُمۡ

اے نبی ﷺ اب آپ کی تو بات اور ہے آپ ٹھہرے رحمت العالمین ﷺ آپ کون ہیں آپ تو رحمت العالمین، آپ کا تو دل ہے بڑا نرم آپ تو بڑی محبت سے، پیار سے لوگوں کو سینے سے لگا لیتے ہیں ہر گناہ معاف کروا لیتے ہیں کر لیتے ہیں وہ آپ کا ہے مرضی آپ کی ہم آپ کو کچھ نہیں کہتے کہ آپ نہ کرے ایسے آپ نے اپنی عادت پوری کرنی ہی کرنی ہے آپ نے مغفرت مانگ لینی ہے اور قرآن میں واضح آیت موجود ہے جب اس منافق کا انتقال ہوا تھا عبداللہ ابن ابی انتقال ہوا تو علم ہوا آقا ﷺ کو تو حضور ﷺ نے فرمایا چلو میں اس کے جنازہ پڑھنے کے لیے جاؤں صحابہ نے فرمایا حضور ﷺ کیا کر رہے ہیں اس شخص نے چین نہیں لینے دیا ساری زندگی ساری زندگی اس نے کوئی لمحہ نہیں چھوڑا آپ کو ہر لحاظ سے اس نے ڈی گریڈ کیا ہر لحاظ سے اس نے تنگ کر کے رکھا ہے آج آپ اس کا جنازہ پڑھنے جا رہے ہیں حضور ﷺ کیا کر رہے ہیں کیا ضرورت ہے فرمایا نہیں جنازہ تو پڑھنے جاؤں گا اور اس سے پہلے جب آقا ﷺ کو یہ علم ہوا کہ یہ بیمار ہے اس نے خود کہا کہ میرے نبی ﷺ سے کہو کہ اپنی قمیض مجھے بھیج دے میں وہ قمیض برکت کے طور پہ اپنے پاس رکھنا چاہتا ہوں تو اس وقت بھی صحابہ نے منع کیا کہ حضور اس کو آپ اپنی قمیض بھیجے گے آپ اس کو اپنی قمیض بھیج رہے ہیں تو آقا ﷺ نے فرمایا

وہ اس کا عمل ہے یہ محمد کا عمل ہے

آپ نے اپنی قمیض بھیج دی اور جب وصال ہوا تو حضور ﷺ جنازہ پڑھنے بھی پہنچ گئے جنازہ بھی پڑھا آپ نے قرآن نے پھر یہ آیتیں اتاری وہ بھی ہیں یہ بھی ہیں وہ بھی سن لو قرآن واضح ہے قرآن ایک جگہ فرماتا ہے:

کہ اے نبی ﷺ آپ اس کی قبر پہ کھڑے ہو کے ستر بار بھی مغفرت طلب کریں گے تو میں اسے معاف کروں گا نہیں ہرگز نہیں معاف کروں گا ستر بار بھی مانگے گے تو نہیں مانیں جب حضور ﷺ کو یہ آیتیں سنائی گئی تو حضور ﷺ نے کہا میرے اللہ نے ستر بار کہا میں اکہتر بار مغفرت مانگوں گا، مغفرت پھر مانگوں گا (سبحان اللہ:) نبی کے پیار فرمایا میں اکہتر بار مانگ لوں گا (اللہ اکبر) تو اب اللہ کو چونکہ پتہ ہے کہ نبی نے تو مغفرت مانگنی ہی مانگنی ہے لیکن اللہ نے ارشاد فرمایا **سَوَآءٌ عَلَيۡهِمۡ اَسۡتَغۡفَرۡتَ لَهُمۡ** برابر ہو گیا اے نبی، برابر ہو گیا ہے آپ ان کے لیے مغفرت مانگے **اَمۡ لَمۡ تَسۡتَغۡفِرۡ لَهُمۡ** یا نہ مانگے آپ ان کے لیے چپ رہے گے یا بولے گے **لَنۡ يَّغۡفِرَ اللّٰهُ لَهُمۡ**

ل اور ن لگایا عربی کے اندر سپر لیٹوڈ گری ہے ایک ہوتا لا۔ لا کہتے ہیں نہیں ایک ہوتا لام اور نون، اسے کہتے ہیں ہرگز نہیں سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، کوئی کسی قسم کی توقع نہ رکھیئے گا کہ اللہ اسے معاف کردے گا۔ استغفر اللہ کہہ دو بہت بڑا جملہ ہے دیکھو نا قیامت کے دن بخشش کے کتنے انداز پیدہ ہوسکتے ہیں شہداء سفارش کریں گے ماں باپ سفارش کریں گے، علماء سفارش کریں گے، حافظ قرآن سفارش کرے گا، خود صحابہ سفارش کریگے، اولیاء سفارش کریں گے، کچا بچہ ماں کے پیٹ میں جو فوت ہوگیا وہ سفارش کرے گا کتنے بخشش کے زریعے ہیں اللہ نے لن کا لفظ لگا کے سارے دروازے بند کر دیئے کسی طرف سے مغفرت آسکے اے نبی ہرگز نہیں بخشے گے آپ کے دربار سے دور ہے نہیں جانے دے گے۔ اللہ کا شکر ادا کرو کہ اللہ نے، اللہ نے ہمیں اہل سنت میں پیدا کر دیا خدا کی قسم، خدا کی قسم بہت بڑی سعادت ہے ہمارے پاس سب کچھ ہوسکتا ہے نہ ہو لیکن اک چیز موجود ہے اور وہ ہے ادب مصطفیٰ، حضورؐ کا ادب تو ہے آقاؐ کا ادب تو کرتے ہیں ہوسکتا ہم بہت برے ہو ہم بہت ہی برائی کے اعلی درجے پہ ہو لیکن حضورﷺ کے بے ادب نہیں ہوسکتے تو قرآن واضح ہے کہا آپ مانگے یا نا مانگے ہرگز اللہ انہیں نہیں معاف کرے گا (اللہ اکبر) تو اب آؤ یہ تو میں نے آیت آپ کے سامنے رکھی اور اب اس کے پیچھے بہت سارے خفیہ خوبصورت اشارے ہیں جن کے اندر ہماری قرآن کی کلاس کو جانا ضروری ہے میں چاہتا ہوں کہ ہم ان نقطوں کو سمجھ جائے۔ ایک تو سب سے پہلے جو آیت نمبر پانچ میں بات کی گئی ہے اس کے لیے یہ واضح کیا گیا:

کہ جونہی حضورﷺ کے دربار پہ آؤ گے تو رسول خداﷺ مغفرت مانگ لے گے تمہاری بارگاہ رسالت سے مغفرت ملے گی۔ ایک طرف کہا گیا کہ جب انہیں کہا جاتا ہے کہ آؤ اللہ کا رسول تمہارے لیے مغفرت مانگے گے یہ صحابہ کہہ رہے ہیں اسے کہ بھئی آجاؤ اللہ کا رسول مانگے گا مغفرت۔ تو کیا یہ کہا نہیں جاسکتا تھا کہ تم گھر بیٹھ کے توبہ کرلو گھر بیٹھو اور دو نفل توبہ کے پڑھ لو، کیا یہ کہا نہیں جاسکتا تھا بہت آسان تھا کہ اپنے گھر میں بیٹھو اللہ سن رہا سب کی سنتا ہے لہذا تیری بھی سنے گا توبہ کرلے اللہ سے لیکن صحابہ جانتے تھے کہ یوں توبہ نہیں ہوتی، یوں توبہ نہیں ہوتی، لہذا کیا کہا: اللہ کا رسول تمہارے لیے مغفرت طلب کرے گا وہاں جاؤ، حضورﷺ کے سامنے جاؤ اور وہاں جاکے ان سے کہو کہ مجھ سے یہ غلطی ہوگئی میں نے یہ جملہ بولا ہے مجھے معاف کیا جائے ان سے کہو۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں کیا اللہ نہیں سن رہا تھا کیا اللہ کے دربار تک جانے سے پہلے اللہ کا دربار موجود نہیں کیا سب کچھ موجود نہ تھا صحابہ نے اپنا عقیدہ واضح کیا اور قیامت تک کے مسلمانوں کو پیغام بھی دے دیا ’’اللہ‘‘۔ بخدا خدا کا یہی ہے در اعلی حضرت بولے:

بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں ہے اس میں کوئی مفر مکر

جو وہاں سے ہو یہی آ کے ہو جو یہاں نہیں وہ وہاں نہیں

کہا یہ عین خدا کا در ہے (اللہ اکبر) تو ایک تو یہ پہلے واضح کر دیا کہ اللہ کا رسول مانگے تمہارے لیے مغفرت (انشاء اللہ)، تمہیں سمجھ آجائے اس بات کی یہ بات سمجھ آجائے اور ڈائریکٹ حضورﷺ سے کہہ دیا کرو کہ حضورﷺ میں آپ سے ہی کہہ رہی ہوں، آپ سے کہہ رہا ہوں حضورﷺ کرم ہو جائے اللہ سے کہنا کیا الگ ہے، کیا جدا ہے فضول بات ہے اللہ سے کہنا جدا نہیں ہے اس راستے سے آؤ گے تو اللہ زیادہ خوش ہوگا، اس راستے سے آؤ گے تو اللہ ذیادہ خوش ہوگا ڈائریکٹ آؤ گے مرضی ہے اس کی سنتا ہے نہیں سنتا ہے بے نیاز جو ہوا ’’بولو کیا ہوا‘‘ بے نیاز ہوا نہ صمد ہوا اسے کیا ضرورت ہے تمہاری سنے تم ہو کون بھئی، کی پہچان اے تیری، کیا تیری اوقات ہے اور اگر حضورﷺ کا نام ساتھ لگا ہوگا تو اوقات بن جائے گی پھر بن جائے گی تیری وقط اس لیے کہ نبی کا نام ساتھ آرہا کہ حضورﷺ کی بارگاہ سے آرہا ہے تو اللہ فرمائے گا کہ کون ہے بھئی کون نبی کے دربار سے آیا کہا مولا ایک ہے غریب وفقیر آگیا ہے کہا نہیں فقیر نہیں آیا نسبت دیکھو نسبت بہت بڑی لے کے آگیا: لہذا سمجھدار لوگ ڈائریکٹ اللہ سے بات کرنے کی جرأت ہی نہیں کرتے، انہیں کیا پڑی ہے ڈائریکٹ اللہ سے بات کریں وہ کیوں کرے گے اللہ سے بات نہیں کرتے اس لیے کہ اللہ کی جلالت بہت بڑی ہے اللہ کی کبریائی بہت بڑی ہے اس ذات کا بڑا ہونا اس قدر اعلی ہے کہ تیری پہنچ نہیں۔ وہ وہ کہتا ہے کہ

’’میں تیری شارگ سے زیادہ قریب ہوں‘‘

وہ وہ کہتا تو قریب نہیں ہے یہ بات سمجھ اس بات کو اپنے دل میں جگہ دے وہ قریب ہے تیری شارگ سے، تو نہیں، تیرا کیا مقام اللہ کے ساتھ، تیری کیا اوقات اللہ کے ساتھ اللہ کی بارگاہ کی برکت تیری کیا اوقات، یہاں تو نبی کانپ رہے، یہاں تو ولی کانپ رہے، یہاں غوث قطب کانپ رہے تیری کیا اوقات، اللہ میرے بڑا قریب ہے اللہ قریب وہ قریب ہے اپنی شانوں کے (سبحان اللہ) اپنی برکتوں کے ساتھ، اپنے اس اعلی، اس ارفع مقام کے ساتھ وہ قریب ہے تو قریب نہیں ہے (اللہ)

اس لیے بزرگوں نے فرمایا

کہ اس بات کو سمجھا جائے اللہ کی ذات کے قریب انسان کی کیا اوقات ہے: لہذا اس لیے آقا ﷺ کا وسیلہ ضروری ہے حضور ﷺ کی بارگاہ میں درمیان میں برکت ضروری ہے آپ کو اللہ نے اسی لیے مبعوث کیا کہ آپ انسانیت کا رابطہ اللہ سے کروائے اور درمیان میں آقا ﷺ کا وسیلہ جتنا بڑا ڈالو گے اتنا بڑا اللہ کی بارگاہ میں جلدی سننے کا موقع بنے گا: اللہ؛ تو جب پہلے تو یہ کہا (اپنے ذہن کو حاضر رکھے) اللہ کا رسول تمہارے لیے مغفرت طلب کرے تو وہاں جاؤ بھئی نشاءاللہ مدینے پہنچو اللہ توفیق دے ہم سب مدینے جائے، پھر جائے (انشاءاللہ) یہ تو یہاں یہ حال ہے اگر کوئی طلب مغفرت کرے تو دوری نہیں اب ایک بات کر دوں زرا پورے جسم کو کان بنائے، اللہ کی بارگاہ شارگ سے زیادہ قریب ہے اللہ نے قرآن میں واضح کر دیا لیکن نبی کے لیے یہ نہیں کہا (سبحان اللہ) نبی کے لیے شارگ سے قریب نہیں کہا

نبی کے لیے کہا نبی تمہاری جانوں سے بھی زیادہ قریب ہے

ابھی بھی تمہارا ذہن اگر اس طرف روانہ نہیں ہوا تو تم نہیں جا سکتے پھر نبی کے دربار پر، قرآن کہتا ہے کہ نبی کی ذات شارگ سے نہیں وہ میری ذات ہے میری اپنی برکت ہے وہ چھوڑو نبی کی ذات تمہاری جانوں سے بھی زیادہ قریب ہے تمہاری اپنی جانیں دور ہیں تمہاری اپنی جانیں تم سے دور ہیں نبی تم سے زیادہ قریب ہے حد ہو گئی: تو لہذا جواب جو صوفی ہوتے ہیں جو دین کی حقیقت سمجھتے ہیں وہ ڈائریکٹ اللہ سے کبھی بات نہیں کرتے ۔تم بھی اپنا طریقہ بناؤ کبھی بات نہیں کریں گے ڈائریکٹ اللہ سے وہ کہے گے مولا تو ویسے ہی بہت بڑا ہے میرا نبی ہے نہ راستے میں میں اس سے بات کروں گا (اللہ اکبر) اب چونکہ ایک اور بات کر کے میں آگے چلتا ہوں اور پھر مزید اس کے اندر اور بھی باتیں ہیں۔

اب آقا ﷺ جانوں سے بھی زیادہ قریب ہیں **اللہ نے اپنی ذات کو کہا کہ میں تمہاری شارگ سے زیادہ قریب ہوں** اب جب جان کی بات تو جان جو ہے وہ حواس خمسہ کا نام ہوتا ہے جب انسان جان میں ہوتا ہے زندہ ہوتا ہے تو حواس خمسہ کے ساتھ ہوتا ہے دیکھنا، سننا، چکھنا، بولنا، سونگھنا، یہ پانچ انسان کے حواس ہیں حصے ہیں یہ پانچ انسان کی فیلینگز ہیں اور یہی جان کہلاتی ہے آپ جب کسی کو جاندار کہے گے تو یہی کہے گے نہ بھئی کہ وہ دیکھتا بھی ہے، سنتا بھی ہے، وہ جانتا بھی ہے وہ، سونگھتا بھی ہے، وہ بولتا بھی ہے وہ دیکھتا بھی ہے یہ پانچوں چیزیں مل کر جان بنتی ہیں تو اب زرا اور آگے جاؤ گے آقا ﷺ کے عشق میں چلو گے میرے ساتھ حضور ﷺ کی محبت میں آگے چلو جب کوئی اس بات کو سمجھ لیتا ہے کہ حضور ﷺ میری جان سے بھی زیادہ قریب ہیں تو اب جو وہ بول رہا ہے وہ ڈائریکٹ حضور ﷺ کی بارگاہ میں جا رہا ہے؛ نہیں سمجھ آرہی جو وہ سن رہا ہے حضور ﷺ کی بارگاہ سے سن رہا ہے، جو وہ سونگھ رہا ہے حضور ﷺ کی بارگاہ سے سونگھ رہا ہے، جو وہ پکڑ رہا ہے حضورؐ کی بارگاہ سے پکڑ رہا ہے کیونکہ حضور ﷺ جان سے بھی زیادہ قریب ہیں (اللہ اکبر)۔ اب صوفی جب اس مقام پہ آتا ہے تو پھر یہ کہہ اٹھتا ہے۔

محمد دے رتبے نوں پا کوئی نئی سکدا اے تھاں چپ دی جائے ہلا کوئی نئی سکدا

حضور ﷺ سب کچھ آپ ہی ہیں یہ سارے حضور ﷺ کی شکلوں کے ایک نمائندے پھر رہے ہیں یہ ساری کائنات حضور ﷺ کی کائنات ہے زمین، آسمان، ستارے، ہوائیں، فضائیں صرف حضور ﷺ کے لیے پیدا کیے گئے ہیں (اللہ اکبر) تو یہاں تو یہ بات واضح ہو گئی تو پھر وہ **ڈائریکٹ کبھی بات اللہ سے نہیں کرتا** اب اس سے آگے بھی ایک سمجھدار ہوتا جو صفیوں میں بھی آگے سمجھدار ہے اس سے اگلے درجے والا صوفی وہ زرا اور انداز سے سوچتا ہے وہ کہتا میں ڈائریکٹ حضور سے بھی کیوں بات کروں میں اپنے شیخ سے کیوں نہ بات کروں نہیں سمجھ آئی بات؛ وہ اپنے شیخ سے بات کرتا ہے وہ کہتا ہے جی مجھے کیا آقا ﷺ کی بارگاہ تو بہت بڑی بہت بلند ہے آپ اور آقا ﷺ ٹھیک ہے میرے نبی نہیں میں ان کا امتی ہوں لیکن آپ بڑے اعلی نبی ہیں آپ کے آگے یوں ہاتھ باندھے ہیں ولیوں نے، صحابہ نے، ابوبکرؓ جیسا انسان خاموش ہے تو میری کیا اوقات ہے ابوبکر جیسا چپ ہے اور آپ کی زیارت کر رہا ہر وقت تو میری کیا اوقات ہے تو لہذا وہ حضورؐ کے درجے کو پہچان جاتا ہے لہذا وہ کہتا نہیں نہیں میں ڈائریکٹ حضور ﷺ سے بھی نہیں بات کرنی میں اپنے حضور ﷺ سے بات کروں گا اس کے پاس مرشد ہوتا وہ مرشد سے کہتا کہ حضور آپ تو میرے سامنے ہیں چودہ سو سال پہلے حضور ﷺ جا چکے آقا ﷺ سے بات کروں تو کیسے کروں اگر ان کے دور میں ہوتا تو ان سے جا کے کہہ دیتا، ان کے پاس ہوتا تو جا کے مل لیتا، قدموں کو چوم لیتا، ہاتھوں کو چوم لیتا میں حضور ﷺ کی زیارت کر لیتا لیکن حضور اب وہ نہیں ہیں تو حضور آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر:

پیرنگرنوں جا کے نبی نگرنوں جا   نبی نگر چہ بے کے یار دا درشن پا

وہ پھر اپنے حضرت سے بات کرتا اور یہ وہ آخری درجہ ہے سمجھ اور سوچ کی جب انتہا ہو جاتی ہے تو انسان اپنے شیخ سے بات کرتا ہے: بس: پھر وہ حضورﷺ تک بھی نہیں جاتا اللہ تک بھی نہیں جاتا اللہ کرے یہ بات سمجھ جائے میں کہی آگے پیچھے ہی نا نکل جاؤ تم لوگوں کی سوچیں کدھر ہیں اسی لیے حضرت مجدد الف ثانیؒ اور دیگر بزرگان جتنے بھی دنیا میں آئے اپنے شیخ کے بارے میں بڑا واضح عقیدہ رکھتے ہیں وہ کہتے ہیں یہ بارگاہیں کوئی دو بارگاہیں نہیں ہیں یہ عین حضورؐ کی ہی بارگاہ ہے اور حضورؐ کی بارگاہ عین اللہ کی بارگاہ ہے۔

ہاتھ اللہ کا ہے بندہ مومن کا ہاتھ   کارکشاہ کارساز کارآفریں

یہ ساری چیزیں بندہ مومن کے ہاتھ میں ڈال دی ہیں ہے وہ بندہ لیکن اللہ کا ہی ہاتھ ہے وہ اور اس سے پہلے وہ حضورؐ کا ہاتھ ہے: اللہ اکبر؛ اب یہاں تک جو بات سمجھ گیا اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر وہ اپنے شیخ سے معافی مانگتا ہے (تو کس سے معافی مانگتا بولیے، بول دو بھئی) اور اگر حضورﷺ سے معافی مانگی تو اللہ سے۔ بات آسان ہوگئی یہ میرے اور آپ کے لیے کتنی آسانی ہے کہ ہم اس بات کی تہہ تک چلے گئے اور قرآن کی نس سے ہم یہ بات پڑھ رہے ہیں کہ مغفرت جو حضور طلب کرے گے اللہ ضرور معاف کر دے گا اس کے بعد کہہ رہے ہیں کہ یہ انکار سے سروں کو ہلا دیتے ہیں یہ کہتے ہیں ہم نے نہیں جانا، ہم نہیں جائے گے حضورؐ کے دربار پہ، کسی کو کہاں جائے میلاد کی دعوت ہے تو وہ کہے جی یہ بدعت ہے (استغفراللہ) میں نہیں جاؤں گا قرآن آیت میں آیا کے نہیں آیا، آ گیا کسی کو کہا جائے کہ فلاء جگہ پہ نعت خانی ہو رہی ہے حضور کی نعت کا پروگرام ہے وہ کہے جی میں نے نہیں جانا انکار میں سر ہلا دے مجبوری بھی کوئی نہیں ہے اور ایسا کوئی معاملہ نہیں اور اگر وہ انکار کرتا ہے تو ڈائریکٹ قرآن کی اس آیت میں پہنچ جائے گا انکار میں سر ہلاتا ہے اور کیا کہتا ہے تکبر بھی آگے سے کرتا ہے ایک تو حاضری سے رک رہا ہے اور دوسرا تکبر بھی کرتا ہے تو آقا کی بارگاہ کی حاضری سے تکبر کرنا ہمیں ضرورت نہیں میلاد کی، ہمیں ضرورت نہیں نعت خانی کی اس طرح کے الفاظ بولنا ڈائریکٹ اس قرآن کی آیت سے جا ملے گا (استغفراللہ)

اس سے آگے کسی بھی اللہ والے کے پاس حاضری سے رکنا اور کہنا کہ مجھے نہیں ضرورت نہیں جانے کی تکبر بھی کرنا ہمیں ضرورت نہیں ہے ہم کسی بھی بزرگ کے پاس جا کے بیٹھے، ہمارے پاس قرآن موجود ہے ہم نماز پڑھتے ہیں ہم مصلے بچھائے گے، ہم قرآن پڑھ لیں گے، ہم مکے ہو آئے گے ہمیں ضرورت نہیں تو وہ بھی قرآن کی اسی آیت کے اندر جائے گا کہ اللہ والوں کے درباروں سے نیک لوگوں کی مجالس سے وہ دور ہونے کا جو بھی بنائے گا وہ ایسا ہی ہوگا اور ان کے لیے جو آگے بات ہو رہی ہے اللہ ہمیں اس سے محفوظ کر لیں کہ آپ اب طلب مغفرت کرے یا نہ کریں ہم انہیں معاف نہیں کرنے والے یہ حضورﷺ کے دربار کا جو منکر ہے آقاﷺ کے دربار کا منکر ہے اس کے لیے کتنا سخت کتنی سخت جو ہے وہ تردید آئی ہے مجھے آپ اب اس آیت کو ایک دفعہ پھر پڑھ کے سنا دیں اور آپ کہی سے یہ لکھا دیکھا دے کیا یہ نماز نہ پڑھنے والے کے لیے کہا گیا، کیا یہ حج نہ کرنے والے کے لیے کہا گیا، کیا یہ روزہ نہ رکھنے والے کے لیے کہا گیا تم سمجھ نہیں رہے بات کو تم قرآن کے مغز کو جان نہیں رہے پورا قرآن حضورؐ کی شانوں سے بھرا ہوا ہے، دیکھو شان دیکھو میرے نبی کی نہ حج کی بات ہوئی نہ نماز کی، نہ روزے کی ہوئی، نہ زکوۃ کی ہوئی وہ سب کچھ اللہ نہیں پوچھ رہا اللہ کہہ رہا بس میرے نبی کے دربار میں جانے کا انکار کیا ہرگز معاف نہیں کرے گے اللہ ہمیں اس سے محفوظ رکھے ہماری نسلوں کو محفوظ رکھے یار کتنی بڑی یہ تردید آئی ہے اور قرآن اتنا واضح ہو کہ مسئلہ، مسئلہ یہ ہے کہ قرآن نہیں پڑھتے تقریریں سن لیتے ہیں لیکن قرآن نہیں پرھتے، لوگوں کی باتیں سن لی قرآن نہیں پڑھا فلاں مولانا صاحب یہ کہہ رہے تھے، فلاں مولانا صاحب تو یہ کہہ رہے تھے، فلاں مولانا صاحب نے تو یہ لکھا، فلاں نے یہ لکھا، او جو قرآن نے لکھا وہ تو پڑھ، یہاں کہی نماز کا ذکر نہیں، روزے کا ذکر نہیں، حج و عمرہ کچھ نہیں کہا بارگاہ رسالت سے دور رہنے والوں کا یہ انجام ہے اب ذرا اس کو الٹا دو (سبحان اللہ) اس آیت کو الٹا دو اس کا مزہ کیسا ہے کہا **جب انہیں کہا جاتا ہے کہ آؤ اللہ کا رسول تمہارے لیے مغفرت طلب کرے تو یہ انکار سے اپنے سروں کو گھماتے ہیں اس کو الٹاؤ، تو یہ اثبات میں ہاں میں اپنے سروں کو گھماتے ہیں کہتے ہیں ہاں ہاں مجھے لے جاؤ حضورﷺ کے دربار پہ، مجھے لے جاؤ مرشد کے پاس، مجھے لے جاؤ شیخ کے پاس، ہاں کرتے ہیں وہ حاضری سے رک رہے ہیں تکبر تے ہیں: اس کو الٹاؤ۔ وہ حاضری سے رکتے نہیں خوشی سے جاتے ہیں تکبر نہیں کرتے عاجزی سے وہاں جا کے بیٹھ جاتے ہیں۔ عاجزی سے بیٹھتے ہیں خاموشی سے بیٹھ جاتے ہیں پیچھے ہو کے بیٹھ جاتے ہیں انہیں سمجھ آ گئی کہ یہ حضرت کا دربار ہے شیخ کا دربار ہے (اللہ)**

حضرت پیر پٹھانؒ آپ بیٹھے ہوئے ہیں مریدین بیٹھے ہوئے ہیں حضرت خضر علیہ السلام ملنے آجاتے ہیں مل کے اٹھ کے سلام لے کے جانے لگتے ہیں تو حضرت فرماتے ہیں

بیٹوں تم نے پہچانا نہیں یہ کون جا رہا یہ خضر ہے مریدوں نے کہا حضور کون خضر کہا حضرؑ علیہ السلام یہ خضر ہیں ملو برکت لے لو، ہاتھ ملا لو سارے اٹھ بھاگے جا کے حضرت خضرؑ کے ہاتھ چوم رہا ہے کوئی مل رہا ہے کوئی کپڑے مس کر رہا ہے حضرت خضرؑ بھی پیار فرما رہے ہیں مریدین سے ایک شخص نہیں اٹھا وہ قدموں میں بیٹھا رہا آپ نے اسے بھی کہا کہ بیٹے توں نہیں گیا توں بھی جا کے خضرؑ سے مل لے کہا میں تو اس کے پاس بیٹھا ہوں جس سے خضر ملنے آیا ہے (ناسبحان اللہ) میں تو اس کے پاس بیٹھا ہوں جس سے خضر ملنے آیا خضر اپنے گھر ہوگا حضور میرے خضر تو آپ ہیں اور یہ کون ہیں یہ قمرالدین سیالویؒ ہیں حضرت پیر سیال لجپالؒ سمجھ آ گئی عاجزی سے بیٹھے، محبت سے بیٹھے چاہے خضر بھی آ جائے تو بھی شیخ شیخ ہی ہے کہا وہ تو آپ سے ملنے آیا میں ان سے کیوں ملوں جا کے، آپ بڑے ہوئے کہ وہ بڑا ہوا میری نظر میں تو آپ بڑے ہوئے وہ آپ سے ملنے آیا آپ تو نہیں گئے ملنے آپ سے ملنے آیا ایسا عقیدہ ہو تو مرید کہلاتا ہے کہا یہ باقی سارے فضول ہی تھے مرید تم ہو ادھر آؤ زرا سینے سے لگایا، پیار کیا، ماتھا چوما کہا بیٹے دنیا تیرا نام یاد رکھے گی دنیا تیرے نام لے گی یونہی سیال سیال نہیں ہوتی لجپال لجپال نہیں ہوتی مرید ایک عادہی ہوتا یہ بھی ہمیں بڑا پکا پتہ باقی سارے سر درد ہی ہوتے ہیں بس؛ آپ کے لیے بھی سر درد ہوتے ہیں معاشرے کے لیے بھی سر درد ہوتے ہیں مرید ایک عادہی ہوتا جسے سمجھ ہوتی ہے مریدی ہوتی کیسے کہتے کسے ہیں تو کہا کہ یہ تکبر بھی نہیں کرتے عاجزی سے جاتے ہیں اور خوشی سے جاتے ہیں اب آئیمیکساں ہے حضور آپ ان کے لیے طلب مغفرت کرے یا نہ کرے: آپ حضور طلب مغفرت کرے آپ ان کے لیے بھی معافی مانگے اللہ ضرور معاف کر دے گا انہیں ان کا ہر گناہ بخشا جائے گا۔ کیا کیا انہوں نے، سو رکعت نماز پڑھی، سوچ کیئے، کیا کیا صرف حضور کے پاس محبت سے بیٹھ گئے۔ اللہ ہر گز کہہ رہا نہیں بخشوں گا اور وہاں کہہ رہا ضرور بخشوں گا ہم بخش دے گے کیونکہ یہ دربار میں آ جاتے ہیں۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھۡدِی الۡقَوۡمَ الۡفٰسِقِیۡنَ ۰

’’بے شک اللہ فاسقین لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا‘‘

یہ جو فاسق لوگ ہیں اس طرح کے بدبخت ہیں ہم انہیں ہدایت بھی نہیں دے گے یعنی جو بے ادب ہوگا ہدایت کا کوئی تعلق بولو اس کے ساتھ اور اس کائنات کا سب سے بڑا نور اللہ کی ہدایت ہے آپ دعا کرتے ہیں نہ یا اللہ: اللہ اینوں ہدایت دے دے، اینوں ہدایت دے دے، ہدایت بھی اور یا اللہ یہ ٹھیک ہو جائے یہ معاملہ اس کا خراب ہو گیا تو سب سے بڑا اکرم اللہ کی ہدایت ہے تو اللہ کہہ رہا بے ادب کو ہم ہدایت نہیں دے سکتے، نمازی بنا دے گے اسے، حاجی بھی بنا دے گے ہم اسے بہت بڑی ہدایت کی توفیق دے گے ہم ہدایت نہیں دے گے اسے۔ ہدایت تو آئے گی قدمین مصطفیٰ ﷺ سے آئے گی، ہدایت آئے گی تو حضور ﷺ کے دربار سے ہوتی ہوئی آئے گی اس کے علاوہ ہم ہدایت نہیں بانٹتے (اللہ اکبر) تو اپنی خوش نصیبی پہ ناز کرو، اپنے عقیدے کو مضبوط کروا: نشاء اللہ: کہو۔ میں اس پہ ہزار درس دے چکا لیکن پھر بھی آج اپنا عقیدہ مضبوط کرتا ہوں کہ مولا کہی عقیدے سے ادھر ادھر نا سوئی ہلے، کبھی بھی نا ہلے۔ دیکھو نا جوں جوں تم بڑے ہوتے ہو تمہیں زیادہ اللہ عبادتوں کی بھی توفیق دیتا، سارے تمہارے ساتھ معاملات بن جاتے ہیں تو کہی یہ عقیدہ آگے پیچھے نا ہو جائے کہی یہ فلاء کسی نا کسی مصیبت، رنج، تکلیف کی وجہ سے یہ عقیدہ آگے پیچھے…..لگتا ہے یہ حضورؐ کے پاس کچھ نہیں استغفر اللہ؛ لگتا ہے مرشد کے پاس کچھ نہیں ہے لگتا ہے نہیں یہ فضول باتیں ہیں میں چھوٹا تھا شائد اس وقت سمجھتا تھا اب میں بڑا ہو گیا ہوں اب مجھے پتہ چل گیا کچھ بھی نہیں تو لہذا ہر وقت اس عقیدے کو ری فریش کرو، آخری عمر تک، آخری لمحے تک ری فریش کرو کہ جب آخری لمحہ آئے تو بھی حضور ﷺ کا دیدار ہوتے ہوئے جان نکل جائے بس کامیاب ہو جاؤ گے باقی کام ہوتے رہے گے، نماز روزہ چلتا رہے گا، نیکیاں جاری رہے گی لیکن جب بھی آقا ﷺ کا ذکر آئے قربان ہو جاؤ، ورفتہ ہو جاؤ، وجد میں آ جاؤ، جھوم اٹھو، میرے نبی کا نام آیا، میرے نبی کے نام کی بات ہوئی ہے اوئے بس ختم کرو سب میرا نبی سب کچھ ہے۔

’’میں اس لیے تجھے خدا مانتا ہوں کیونکہ تو محمد کا رب ہے‘‘

اس سے آگے کیا کہو گے مجدد پاک قربان جائے آپ کے عقیدے پر…..میں اس لیے خدا مانتا ہوں کہ آپ محمد کے رب ہیں ورنہ میں کوئی شائد خدا بھی نا مانتا ٹھیک ہے باقی دنیا مانتی رہے آپ نے محمد جیسا بندہ جو پیدا کر دیا آپ میرے رب ہیں میں مانتا ہوں: اللہ اکبر:

تو بزرگ فرماتے ہیں

جب کوئی اس عقیدے تک آ جاتا ہے تو پھر اس کے آگے معرفت، رفعت، ہدایت کے دروازے کھل جاتے ہیں اب اس کے آگے دروازے کھلے گے

ہدایت کب معرفت نصیب ہوگی اب نیکی کی اعلی برکتیں نظر آئے گی اب تم لوگ اس بات کو اگر سمجھ گئے ہو تو اب اپنے سامنے آئینہ رکھو اس آئینے میں اپنے آپ کو دیکھو دوسروں کو دیکھنا بھی شروع کر دو، آپ کے اردگرد بہت سے نمازی نظر آئے گے، بہت سارے حاجی، بہت سارے لمبی داڑھیوں والے، لمبی تسبیوں والے بس ان کی محبت مصطفیؐ دیکھ لینا اگر وہ اس میں کامل نظر آئے تو سلام کرنا ورنہ کہنا بس فضول ہی ہے ٹھیک ہی ہے نماز، روزہ، کرتا ہے لیکن نبی کی عشق کی بات نہیں اس کے اندر۔

بزرگوں نے کہا کہ

''عبادت اگر حضورﷺ کے عشق کے بغیر ہے تو وہ صرف تھکاوٹ ہے''

وہ کیا ہے وہ تھکاوٹ ہے اس کا نور پیدا نہیں ہوتا، اس کی روشنی پیدا نہیں ہوگی اس کی جو تاثیر ہے وہ پیدا نہیں ہوگی اس میں اثر نہیں آئے گا کیونکہ اس میں محمدﷺ کی محبت کا نور نہیں ہے تو ہم چونکہ (الحمداللہ) میری یہ ترتیب اس لیے بھی ہوتی ہے۔

آخری بات:

کہ ہم اس لیے یہ بات کرتے ہیں پہلے کر لیتے ہیں ہفتہ پہلے اس پہ لگا لیتے ہیں تا کہ آگے پورا قرآن نور والا بن جائے (سبحان اللہ) یہ بھی بڑی ترتیب سے ہم کرتے ہیں کہ پہلے شان مصطفیﷺ پڑھ لوں پہلے عینک پہن لوں حضور کی محبت کی اب قرآن پڑھو تو اس عینک سے جب دیکھو گے تو قرآن کا نور آئے گا۔ جب دل میں عشق مصطفیﷺ نہیں ہے کیا تو نے سورۃ کہف سے لینا ہے کیا تو نے سورۃ محمد سے لینا ہے۔

ہائے:

محمد کی محبت دین حق کی شرط اول ہے   اسی میں اگر ہو خامی تو ہر شے نامکمل ہے

قرآن پاک سارے کا سارا عشق میں ڈوبا ہوا یہ محبت کی کتاب ہے عشق والو کی کتاب ہے یہ عاشقوں کی کتاب ہے کیونکہ عشق پہلے ہوتا ہے تو پھر یہ کتاب کھلتی ہے یہ محبت والوں کے لیے ہے اللہ اکبر :۔ علامہ اقبال نے بھی نظرانے پیش کر دیئے ہیں بڑے بڑے بزرگوں نے نظرانے پیش کر دیئے۔ قرآن آج تک حضور کی محبت کے ترانے پڑھ رہا ہے اے انسان تو ہی محروم ہے۔

زمین جل رہی ہے آسمان جل رہا ہے   محمدﷺ کی محبت میں سارا جہان جل رہا ہے

اللہ مجھے اور آپ کو اس آیت کا نور عطا فرمائے۔   (آمین)